.ctsa16(not found.
ictsd16(not found.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التحقیق الجلی فی الصلوۃ علی النبی بعد صلوۃ العصر من یوم الجمعۃ

جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد اسی درود شریف کی فضیلت کی تحقیق

تالیف: یوسف شبیر احمد

.ctsb16(not found.
ictsc160 not found.

.ctsa16(not found.

ctsd16(not found.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم ومکرم جناب مولانا صاحب

ہماری مساجد میں ہر جمعہ کونمازعصر کے بعد۸۰بار درود **اللھم صلّ علی محمدن النبی الامّی وعلی آله وسلّم تسلیما** اہتمام سے پڑھا جاتا ہے۔نیز اسکی فضیلت نوٹس بورڈ پر رکھی جاتی ہےاورائمہ حضرات وقتا فوقتا ترغیب بھی دلاتے رہتے ہیں۔کیااس درودکواس وقت مذکوراس عدد میں پڑھنا حدیث سے ثابت ہے؟ نیز اسکے متعلق جوفضیلت اورروایت مشہور ہیکہ اسی سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اوراسی سال کی عبادت کاثواب ملتاہے،کیایہ صحیح ہے؟

باسمه تعالی وبه نستعین وهو الهادی إلی الصواب

(۱) جمعہ کے دن درودشریف پڑھنے کے بارے میں فضائل بہت سی احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔علامہ ابن القیم، علامہ سخاوی وغیرھما نے انہیں نقل کیا ہےاوراس کی متعدد توجیہات بھی بیان کی ہیں۔حضرت شیخ الحدیث مجدد العصر مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف ’’فضائل درودشریف‘‘ میں ان فضائل اور محققین کے اقوال کو بالتفصیل نقل کیا ہے۔

(۲) جمعہ کے دن اسی درود پڑھنے کی فضیلت ایک روایت میں مطلقاً بغیر کسی تقیید وارد ہوئی ہے۔

قال الإمام السخاوی فی القول البدیع (صـ۱۹۷): وعنه أیضا عن النبی ﷺ أنه قال: من صلّی علیّ یوم الجمعة ثمانین مرّة غفر الله له ذنوب ثمانین عاما ، فقیل له: یا رسول الله

.ctsb16(not found.

ictsc160 not found.

كيف الصلوة عليك؟ قال: اللهم صلّ على محمد عبدك ونبيّك ورسولك النبى الأمّىّ وتعقد واحدة. أخرجه الخطيب وذكره ابن الجوزى فى الأحاديث الواهية. اهـ

وفيه (صـ ١٩٨): وعن أبى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الصلوة علىّ نور على الصراط، ومن صلى علىّ يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عاما. أخرجه ابن شاهين فى الافراد وغيرها وابن بشكوال من طريقه وأبو الشيخ والضياء من طريق الدارقطنى فى الافراد ايضا والديلمى فى مسند الفردوس وأبو نعيم وسنده ضعيف وهو عند الازدى فى الضعفاء من حديث أبى هريرةؓ أيضا لكنه من وجه آخر ضعيف ايضا وأخرجه أبو سعيد فى شرف المصطفى من حديث أنسؓ، والله أعلم. اهـ خطيب فى تاريخه (١٣: ٤٨٩)

اسکے علاوہ علامہ سخاوی اور دیگر محدثین نے مزید احادیث نقل کی ہیں جن میں جمعہ کے دن مختلف صیغے درود مخصوص عدد میں پڑھنے کی فضیلت وارد ہوئی ہیں لیکن سندًا ان تمام روایات میں شدید ضعف ہے۔ باب فضائل میں چند شروط کیساتھ ضعیف احادیث پر عمل کیا جاسکتا ہے لیکن مطلق جمعہ کی فضیلت کو عصر کے بعد مخصوص کرنا درست نہیں۔

(٣) جہاں تک جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد مندرجہ بالا درود بھیجنے کا تعلق ہے تو بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکی ترویج حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ہوئی۔ اس درود کا تذکرہ ہمارے اکابر کی کتابوں میں یا انکے وظائف میں معدوم ہے اور نہ ہی صلوۃ علی النبی ﷺ کی بقیہ مستند کتابوں میں اسکا ذکر ملتا ہے کما سیاتی۔ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب ''زاد السعید'' میں بھی اسکا تذکرہ نہیں ملتا۔

تو اب سوال یہ ہے کہ اس روایت کا مأخذ کیا ہے؟ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو علامہ سخاوی

.ctsa16(not found. ctsd16(not found.

علیہ الرحمۃ متوفی ۹۰۲ھ کی القول البدیع سے نقل کیا ہے (ص ۷۰) اور القول البدیع میں علامہ سخاوی نے اس روایت کو بحوالہ ابن بشکوال بدوں سند نقل کیا ہے۔ علامہ ابن بشکوال کی کتاب میں یہ روایت موجود ہے۔ دونوں کتابوں کی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

القول البدیع کی عبارت: **(ص ۱۹۸) وفی لفظ عند ابن بشکوال من حديث أبی هريرةؓ أيضا: من صلّى صلوة العصر من يوم الجمعة فقال قبل أن يقوم من مكانه: اللّٰهم صلّ على محمد النبیّ الأمّی وعلى آله وسلّم تسليما ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عاما وكتبت له عبادة ثمانين سنة. ونحوه عن سهلؓ كما يأتی. اهـ وحديث سهل نقله (ص ۱۹۹): وعن سهل بن عبد اللّٰہؓ قال: من قال فی يوم الجمعة بعد العصر: اللهم صلّ على محمد النبی الأمّی وعلى آله وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عاما. أخرجه ابن بشكوال وقد تقدم قريبا فی حديث أبی هريرةؓ معناه. اهـ**

ان دونوں روایات کا مرجع ابن بشکوال ہے۔ علامہ ابن بشکوال کی کتاب **القربة إلى ربّ العالمين بالصلوة على محمد سيد المرسلين** دارالکتب العلمیۃ سے ۱۹۹۹ء میں چھپی تھی۔ علامہ کی وفات ۵۷۸ھ میں ہوئی۔ (ص:۱۱۴) کی عبارت ملاحظہ ہو:

قال شيخنا أبو القاسم وروينا عن سهل بن عبد اللّٰہؒ: من قال فی يوم الجمعة بعد العصر: اللهم صل على محمد النبی الأمّی وعلى آله وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة. اهـ

علامہ ابن بشکوال نے بھی اس حدیث کی سند بیان نہیں کی اور نہ ہی اسکا کوئی حوالہ دیا۔ متعدد اصحاب نے حوالہ تلاش کرنے کی کوششیں کیں لیکن اب تک اس روایت کی سند معلوم نہیں ہوسکی **والعلم عند الله**۔ معھذا اس کتاب میں پہلی روایت موجود نہیں ہے جسمیں مزید اضافہ ہے۔ شریعت مطہرہ میں اسناد کا ایک امتیازی اور

.ctsb16(not found. ictsc160 not found.

اصولی مقام ہے لھذا اس روایت کی نسبت حضور اکرم ﷺ کیطرف بغیر سند کے درست نہیں۔ اسیطرح اس حدیث کو نقل کرنا اور اسکی فضیلت پر اعتقاد رکھ کر اسپر عمل کرنا مناسب نہیں۔ بالخصوص جبکہ نماز کے بعد ادعیۂ ماثورہ بالاستفاضہ مروی ہیں۔ الغرض نماز کے بعد مخصوص دعاء یا درود کا معمول بنانے کیلئے سنت سے ثبوت ضروری ہے۔

ضروری نوٹ: اگر اس روایت کی تخریج یا سند کسی کے پاس ہو تو ضرور اطلاع کریں۔ نیز یہ ذہن نشین رہے کہ علامہ ابن بشکوال کی بہت سی اور تصانیف ہیں اور بہت ممکن ہیکہ اس حدیث کی سند کسی اور کتاب میں مذکور ہو لیکن محض احتمالِ وجود سند سے حدیث ثابت نہیں کی جا سکتی۔

ففی مقدمة مسلم (صـ ۱۲) یقول عبد الله بن المبارک: "الإسناد من الدین ولولا الإسناد لقال من شاء ما شاء". وقال: "بیننا وبین القوم القوائم" یعنی الإسناد. وروی الخطیب فی الکفایة (صـ ۵۲۴) عن المبارک: طلب الإسناد المتصل من الدین.

وفی التدریب (۲:۹۴): قال ابن حزم نقل الثقة عن الثقة یبلغ به النبی ﷺ مع الاتصال، خص الله به المسلمین دون سائر الملل. وأما مع الإرسال والإعضال فیوجد فی کثیر من الیهود لکن لا یقربون فیه من موسی قربنا من محمد ﷺ ... وأما اقوال الصحابة والتابعین فلا یمکن الیهود أن یبلغوا إلی صاحب نبیّ أصلا ولا إلی تابع له ولا یمکن النصاری أن یصلوا إلی أعلی من شمعون وبولص. اهـ قال النووی: ومن أدلة ذلک ما رواه الحاکم وغیره عن مطر الوراق فی قوله تعالی (أو اثارة من علم) قال إسناد الحدیث. اهـ

وقال الدکتور محمد أبو اللیث الخیر آبادی فی علوم الحدیث أصیلها ومعارفها (صـ ۱۷۲): فی حکم المعلق هو مردود غیر مقبول لأن سقوط الراوی من السند یستلزم عدم العلم بحاله من أنه ثقة أو ضعیف؟ فالاحتیاط فی باب الدین یقتضی عدم قبول هذا الحدیث

وامثـالـه إلا أنـه إذا روى مـن طـريـق آخر موصول يرتقى بذلک إلى الحسن لغيره فحينئذ يقبل. اهـ وههنا لا يعرف سنده فضلا عن سقوط راو منه.

(۵) درود شریف کے عنوان پر ہر زمانہ میں محدثین رسائل تصنیف کرتے چلے آئے ہیں جن میں سے چند مشہور رسائل ذیل میں درج ہیں۔ ان کتابوں میں اس درورد کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔

(١) فـضـل الـصـلـوة علـى النبى ﷺ للإمام القاضى أبى إسحاق إسماعيل بن إسحاق الأزدى المالكى المتوفى سنة ٢٨٢ هـ

(٢) كتـاب الـصـلـوة على الـنبى ﷺ للإمـام أبى بـكر أحـمد بن عمـر بـن أبى عـاصم المتوفى سنة ٢٨٧هـ

(٣) الصلوة على النبى ﷺ للقاضى عياض المتوفى سنة ٥٤٤ هـ

(٤) أنـوار الآثـار الـمـختصة بفضل الصلوة على النبى المختار ﷺ للإمام الحافظ أبى العباس أحمد بن معدّ بن عيسى الاقليشى المتوفى سنة ٥٥٠هـ

(٥) جـلاء الأفهام فى الصلوة والسلام على خير الأنام للإمام الحافظ ابن القيم الجوزية المتوفى سنة ٧٥١هـ

(٦) الـخيـر الـكثير فى الصلوة والتسليم على البشير النذير للإمام زين الدين شعبان بن محمد القرشى المتوفى سنة ٨٢٨ هـ.

(٧) مسـالک الـحـنـفـا إلـى مشارع الصلوة على المصطفى ﷺ للحافظ أبى العباس القسطلانى المتوفى سنة ٩٣٢هـ

(٨) الـنـفـخة الالـهية فـى الـصـلـوة علـى خير البرية لأبى الفضل عبد الله بن محمد بن الصديق الغمارى.

(۶) مذکورہ بالا روایت حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے قبل علامہ سخاوی اور علامہ ابن بشکوال کی کتابوں کے علاوہ بندہ کو تین کتابوں میں ملی۔ پہلی صاحب القاموس مجد الدین فیروزآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں جنکا زمانہ علامہ سخاوی سے قبل کا ہے۔ الفاظ سے بظاہر یہی اندازہ ہوتا ہے کہ علامہ ابن بشکوال کی کتاب سے روایت کو نقل کیا ہے گو اسکا تذکرہ نہیں بلکہ مطلقا کوئی حوالہ اور سند نہیں۔ دوسری علامہ ھیثمی علیہ الرحمۃ جو علامہ سخاوی سے متاخر ہے انکی کتاب میں دونوں روایت بغیر مرجع کے مذکور ہے اور الفاظ سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ القول البدیع سے عبارت لی گئی ہے۔ اور تیسری علامہ نبہانی کی کتاب میں ایک روایت کا ذکر ہے بغیر حوالہ کے جو القول البدیع سے بظاہر ماخوذ ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل عبارتوں کو اوپر ذکر شدہ عبارتوں سے تقابل کریں۔

وفي الصِّلات والبِشر في الصلوة على خير البشر لصاحب القاموس مجد الدين محمد بن يعقوب الفيروزآبادي المتوفى سنة ٨١٧ هـ (صـ ١٣٠): وعن سهل بن عبد الله من قال في يوم الجمعة بعد العصر اللهم صل على محمد النبي الأمّي وعلى آله وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة. اهـ

وذكر الهيثمي المتوفى سنة ٩٧٣هـ في الدر المنضود في الصلوة والسلام على صاحب المقام المحمود (صـ ١٦٠) وفي أخرى: من صلى صلوة العصر من يوم الجمعة فقال قبل أن يقوم من مكانه اللهم صل على محمد النبي الأمّي وعلى آله وسلم تسليما ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عاما وكتبت له عبادة ثمانين سنة. وفي أخرى: من قال في يوم الجمعة بعد العصر اللهم صل على محمد النبي الأمّي وعلى آله وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عاما. اهـ

وذكر يوسف بن اسماعيل النبهاني المتوفى سنة ١٣٥٠هـ في أفضل الصلوات على سيد السادات (صـ ٢٥): وقال ﷺ من صلى صلوة العصر من يوم الجمعة فقال قبل أن

.ctsa16(not found.

ctsd16(not found.

يقوم من مقامه اللهم صل على محمد النبى الأمّى وعلى آله وصحبه وسلم تسليما ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عاما وكتب له عبادة ثمانين سنة. اهـ

اس آخری عبارت میں صرف وصحبه کا اضافہ ہے۔

(۷) خلاصہ یہ ہیکہ ہے علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ کی نقل کردہ دونوں روایات میں سے صرف ایک ابن بشکوال کی تالیف میں مذکور ہے لیکن وہ بھی بغیر سند کے۔لھذا جب تک اس روایت کی سند معلوم نہ ہواسپر عمل کرنا اوراسکواہتمام سے بیان اور شائع کرنا درست نہیں۔اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے میں آدمی کوتاہی کریں بلکہ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں۔اللہ رب العزت والجلال سب کو اپنی محبت اور اپنے نبی ﷺ کی محبت سے نوازے اور اتباع سنت کی توفیق سے مالا مال فرمائیں۔

والله أعلم بالصواب وإليه المرجع والمآب.

يوسف شبير أحمد عفى عنه

۱۳ صفر ۱۴۳۱ھ

Email: ibnushabbir@yahoo.com

.ctsb16(not found.

ictsc160 not found.